بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا۔ أَمَّا بَعْدُ:

02. چار بنیادی قاعدے-پہلا قاعدہ

[لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کا معنی، توحید ربوبیت اور توحید الوہیت میں فرق، صیغ العموم کا مقصد، سب سے پہلا واجب مکلف پر؟ شبہ کا جواب، قوم نوح (علیہ الصلوۃ والسلام) میں شرک کی ابتداء، توحید ربوبیت پر مشرکین مکہ کا اقرار]

پچھلے درس میں القواعد الاربعۃ شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کی تصنیف ہم نے شروع کی تھی اور صرف مقدمے پر ہی بات ہو سکی اور آج کے درس میں پہلا قاعدہ جو شیخ صاحب رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں اس تھوڑے سے وقت میں اس قاعدے کی اہم سے اہم باتیں بیان کر سکیں۔ شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"الْقَاعِدَةُ الْأُولَى، أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ الْكُفَّارَ الَّذِينَ قَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،مُقِرُّونَ بِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى هُوَ الْخَالِقُ، الْمُدَبِّرُ، وَأَنَّ ذَلِكَ لَمْ يُدْخِلْهُمْ فِي الْإِسْلَامِ" (پہلا قاعدہ شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "أَنْ تَعْلَمَ" (کہ بے شک یہ جان لو) "أَنَّ الْكُفَّارَ" (کہ بے شک کافر) "الَّذِينَ قَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" (کہ بے شک وہ کافر جن کے خلاف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقاتلہ کیا اور جہاد کیا اور جنگ کی) "مُقِرُّونَ" (وہ اقرار کرتے ہیں اس بات کا) "بِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى" (کہ بے شک اللہ تعالیٰ) "هُوَ الْخَالِقُ، الْمُدَبِّرُ" (کہ اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرنے والا ہے تدبیر کرنے والا ہے)۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق نہیں کوئی تدبیر کرنے والا نہیں۔ "وَأَنَّ ذَلِكَ" (اور یہ ایمان ان کا) "لَمْ يُدْخِلْهُمْ فِي الْإِسْلَامِ" (اور ان کے اس ایمان نے انہیں دائرۂ اسلام میں داخل نہیں کیا)

"وَالدَّلِيلُ قَوْلُهُ تَعَالَى" (اور اس بات کی یہ دلیل ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے) ﴿قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ﴾ (یونس:31)۔

یہ پہلا قاعدہ ہے یہاں تک بس، اس آیت کا ترجمہ ﴿قُلْ﴾ (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان کو کہہ دیجئے) ﴿مَنْ يَّرْزُقُكُمْ﴾ (کون ہے وہ ذات جو تمہیں رزق عطا فرماتی ہے؟) ﴿مِّنَ السَّمَآءِ﴾ (آسمان سے) ﴿وَالْاَرْضِ﴾ (اور زمین

سے)﴿اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ﴾ (یہ وہی ذات ہے جو مالک ہے سننے کا اور دیکھنے کا) ﴿وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ﴾ (اور وہ جو نکالے زندہ سے مردہ) ﴿وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ﴾ (اور نکالتا ہے مردہ سے زندہ) ﴿وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ﴾ (اور جو تدبیر کرتا ہے) ﴿فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ﴾ (وہ یہی کہیں گے)۔ کہ یہ کون سی ذات ہے کون ہے؟ ﴿فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ﴾ (وہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ) ﴿فَقُلْ﴾ (بس ان سے کہہ دیجیے) ﴿اَفَلَا تَتَّقُوْنَ﴾ (کیا تم اپنے ربّ سے ڈرتے نہیں ہو؟ کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرتے؟)۔

ایک ہی آیت ہے اور عظیم آیت ہے سورۃ یونس کی آیت نمبر 31 اور اس آیت کریمہ سے شیخ صاحب رحمہ اللہ نے ایک قاعدہ بیان کیا۔ شرک کا سب سے پہلا قاعدہ یہ قاعدہ ہے کہ کافر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مشرکین مکہ یا دیگر کافر جن کے خلاف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ کی وہ یہ یقین رکھتے تھے ان کا یہ ایمان تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا، یعنی صرف یہ ایمان نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے۔ وجود کی تو دور کی بات ہے وہ یہ مانتے تھے کہ ان کا پیدا کرنے والا یہ بت نہیں ہے جس کو وہ پوجتے ہیں، پیدا کرنے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے اور رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہے، زندگی موت دینے والا اللہ تعالیٰ ہے، نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے، تدبیر کرنے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

تو کیا یہ ایمان کافی نہیں تھا کہ وہ دائرۂ اسلام میں داخل ہوتے؟ نہیں کافی نہیں تھا۔ کیوں کافی نہیں تھا؟ کیونکہ اگر یہ ایمان کافی ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی ان کے خلاف جنگ نہ کرتے۔ تو ان کے خلاف جنگ کرنے کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ یہ ایمان تمہارا نامکمل ایمان ہے، غلط نہیں ہے۔ یاد رکھیں کچھ لوگ سمجھتے ہیں غلط ہے، غلط نہیں ہے یہی تو حق ہے۔ اللہ تعالیٰ ربّ ہے کہ نہیں؟ ربّ ہے، انہوں نے اللہ تعالیٰ کو ربّ تو جانا ہے لیکن واحد معبود نہیں جانا۔ تو آیئے دیکھتے ہیں اس آیت کریمہ میں کیا فوائد ہیں پھر اس پر ان شاء اللہ بات کرتے ہیں۔

1۔ سب سے پہلا فائدہ اس آیت کریمہ میں یہ ہے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کا معنٰی کیا ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کا معنٰی یہ ہرگز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق، کوئی رازق، کوئی تدبیر کرنے والا نہیں یہ اچھی طرح سن لیں۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کا معنٰی یہ کبھی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق، کوئی رازق، کوئی تدبیر کرنے والا نہیں۔ کیوں؟ کیونکہ یہ تفسیر اور یہ معنی تو ابو جہل، ابو لہب بھی کرتا تھا، مشرکین مکہ کا یہ عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق نہیں، کوئی رازق نہیں، کوئی تدبیر کرنے والا نہیں ہے۔ تو جس نے آج لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کا ترجمہ یا تفسیر یا مفہوم یوں بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق رازق نہیں، تدبیر کرنے والا نہیں تو اس نے بھی ان کے ساتھ مل کر وہی تفسیر بیان کی جو ابو جہل، ابو لہب بیان کرتا تھا اور جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلط ثابت کیا۔

2۔دوسرا فائدہ، عربی زبان میں جو ذات پیدا کرتی ہے رزق دیتی ہے تدبیر کرتی ہے اسے ربّ کہتے ہیں، یاد رکھیں۔ عربی زبان میں جو ذات پیدا کرنے والی ہے رزق دینے والی ہے تدبیر کرنے والی ہے یعنی نفع و نقصان کی مالک ہے، زندگی و موت کا مالک ہے، اس ذات کو کہتے ہیں ربّ اور ان چیزوں کو ان صفات کو پیدا کرنا، رزق عطا کرنا، تدبیر کرنا، زندگی موت دینا، اگر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہی یہ صفات صرف کی جائیں اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہی ثابت کی جائیں اسے کہتے ہیں توحید الربوبیۃ۔

توحید الربوبیۃ کیا ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق نہیں، کوئی رازق نہیں، کوئی تدبیر کرنے والا نہیں، زندگی موت کا مالک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے، نفع و نقصان کا مالک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے، یہ ہے توحید الربوبیۃ اور یاد رکھیں توحید الربوبیۃ پر ایمان اکیلا ایمان توحید الربوبیۃ پر دائرۂ اسلام میں داخل نہیں کرتا۔

3۔تیسرا فائدہ"لا معبود بحق الا اللہ" (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں)۔اسے کہتے ہیں توحید الالوہیۃ یا توحید العبادۃ کہ عبادت کے لائق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے کسی قسم عبادت کیوں نہ ہو۔(اور عبادت کو ہم تفصیل سے بیان کریں گے ان شاء اللہ اگلے دروس میں، آج کے درس میں، تاکہ آسانی بھی ہو آپ ساتھیوں کے لیے صرف اسی پر میں بات کرتا ہوں) ۔کسی بھی قسم کی عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے صرف کرنا اسے کہتے ہیں توحید العبادۃ۔توحید یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کے لیے اور عبادت جو بھی مشروع عبادت ہے۔

عبادات ہم کون سی جانتے ہیں؟ نماز ہے، روزہ ہے، زکوۃ ہے، حج ہے، عمرہ ہے، دعا ہے، پکار ہے، قربانی ہے، نذر و نیاز ہے، یہ ساری کی ساری عبادات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہی صرف کرنا اور ثابت کرنا اسے کہتے ہیں توحید العبادۃ یا توحید الالوہیۃ۔اور یہی معنی ہے لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ کا اور اسی معنی کو ثابت کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام بھیجے اپنے رسول بھیجے اور اپنی کتابیں نازل فرمائیں۔کیوں؟ کیونکہ توحید الربوبیۃ تو لوگ اپنی فطرت سے جانتے ہیں، ہر انسان یہ جانتا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو پیدا نہیں کیا اور نہ اس کے باپ نے اسے پیدا کیا، اور نہ ہی اس اندھی گونگی نیچر نے اسے پیدا کیا۔سب لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کا کوئی نہ کوئی خالق ہے۔اور وہ خالق کون ہے؟ اللہ تعالیٰ ہے۔

تو اس پر تو جھگڑا ہے ہی نہیں توحید الربوبیۃ کو ثابت کرنے کے لیے جھگڑا کبھی ہوا ہی نہیں اِلّا یہ کہ چند لوگ آئے پوری تاریخ میں چند لوگ آئے جنھوں نے تکبر کی وجہ سے ربوبیت کا دعویٰ کیا صرف تکبر سے لیکن حقیقتاً وہ بھی جانتے تھے ہم ربّ نہیں ہیں۔

فرعون نے کیا کہا؟﴿أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ﴾ (النازعات:24) میں تمہارا صرف ربّ نہیں ہوں سب سے بڑا ربّ ہوں۔اللہ تعالیٰ نے

کیا فرمایا؟ ﴿وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا﴾(النمل:14)انہوں نے انکار کیا ﴿جَحَدُوا﴾ انکار کرنا۔ کس چیز کا؟ ربوبیت کا کہ ان کے سوا کوئی ربّ نہیں وہی ربّ ہے۔ ﴿وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ﴾ (اپنے اندر اپنے نفس میں انہیں یقین تھا اور مکمل یقین تھا)۔ کس چیز کا یقین تھا؟ کہ وہ ربّ نہیں ہے۔ لیکن وجہ کیا تھی یہ دعویٰ کرنے کی؟ ﴿ظُلْمًا وَّعُلُوًّا﴾ (ظلم کیا اپنے نفس کے اوپر اور) ﴿وَّعُلُوًّا﴾ (تکبر کی وجہ سے ان لوگوں نے ایسا کیا)۔

4۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی توحید ربوبیت میں کی یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کو واحد پیدا کرنے والا، رزق دینے والا، تدبیر کرنے والا، سمجھا اور اس پر اس کا یقین ہو اس پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو واحد معبود بھی سمجھے۔

یہ فائدہ کہاں سے لیا ہم نے؟ اسی آیت میں کہاں سے لیا؟ آخر میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟ ﴿فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ﴾ اگر تم اللہ تعالیٰ کو واحد ربّ سمجھتے ہو اور تمہارا یہ عقیدہ ہے تو پھر تم اللہ تعالیٰ سے کیا ڈرتے نہیں ہو اور اللہ تعالیٰ کو کیا واحد معبود نہیں سمجھتے ہو؟ اور یہ قاعدہ ہے کہ جس نے بھی اللہ تعالیٰ کی توحید ربوبیت میں کی اس پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید الوہیت میں بھی کرے، یہ قاعدہ ہے۔

5۔ جس نے بھی لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کی تفسیر "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی پیدا کرنے والا، کوئی رازق، یا کوئی تدبیر والا نہیں" وہ خود بھی گمراہ ہے اور وہ لوگوں کو بھی گمراہ کر رہا ہے یعنی آپ جب بھی کسی عالم کو یا طالب علم کو یا جسے بھی آپ سنیں لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کی تفسیر بیان کر رہا ہو اور وہ اپنی تفسیر میں یہ بیان کر رہا ہو کہ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق کوئی رازق کوئی تدبیر کرنے والا نہیں" یہاں تک بس، یاد رکھو کہ یہ خود بھی گمراہ ہے اور لوگوں کو بھی گمراہ کر رہا ہے۔

کیوں؟ کیونکہ یہ تفسیر ہے ہی غلط سرے سے ہی غلط ہے۔ یہ تو انسان فطرت سے جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق، کوئی مالک، کوئی تدبیر کرنے والا نہیں، کوئی رازق نہیں لیکن لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کا مفہوم یوں بیان کرنا یہ قرآن مجید کو بھی غلط ثابت کرنا ہے اور صحیح حدیث کو بھی غلط ثابت کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کیوں بھیجے، کتابیں کیوں نازل کیں، سب کی نفی کر رہا ہے۔

6۔ "صيغ العموم، صيغة العموم" یہ علمی بات ہے ذرا سمجھنا۔ آپ ذرا غور کریں قرآن مجید میں جب بھی اللہ تعالیٰ نے شرک کا ذکر کیا تو خاص بتوں کی عبادت کے لیے نہیں کیا، جب بھی شرک کا ذکر قرآن مجید میں ہوا تو صیغ العموم سے ہوا یعنی عربی زبان کے وہ صیغے، وہ الفاظ جو استعمال ہوتے ہیں عام چیزوں کے لیے جس میں سب کی سب چیزیں شامل ہوں عام اسے کہتے ہیں جس میں بہت ساری چیزیں شامل ہوں اور اس آیت میں بھی دیکھیں اللہ تعالیٰ نے اس آیت کا آغاز ﴿قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ﴾ (وہ کون ہے جو تمہیں رزق عطا فرماتا ہے؟)۔ اسے کہتے ہیں صیغ الاستفہام عربی زبان میں ﴿مَنْ﴾ (کون ہے؟)۔ "کون" استفہام ہے۔

اور صیغ العموم میں سے ایک صیغہ استفہام کا ہے کہ جب بھی استفہام کسی صیغے میں آجائے اسے کہتے ہیں یہ عام ہے یعنی عام کا مطلب یہ ہے اس میں سب چیزیں شامل ہیں جس کا تعلق شرک سے ہے یعنی شرک کے معاملے میں یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ کسے شریک ٹھہرایا جارہا ہے اللہ کے ساتھ اور یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ شرک کون کر رہا ہے۔ دوسرے الفاظ میں شرک کے معاملے میں اچھی طرح یاد رکھیں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بت کو شریک کیا جارہا ہے یا درند کو یا پرند کو یا ولی کو یا نبی کو یا فرشتے کو، شرک کے معاملے میں سب کے سب برابر ہیں۔ جس نے بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ پتھر کو شریک کیا وہ مشرک ہے اور جس نے بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ولی کو شرک کیا وہ بھی مشرک ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ نبی کو شریک کیا وہ بھی مشرک ہے۔ صیغ العموم کا یہ مقصد ہوتا ہے یاد رکھیں اچھی طرح۔ اور شرک کرنے والا اگر جاہل ہے وہ بھی مشرک ہے، عالم ہے وہ بھی مشرک ہے، ولی ہے وہ بھی مشرک ہے، نبی ہے وہ بھی مشرک ہے۔

اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے قرآن مجید میں؟ ﴿لَئِنۡ اَشۡرَكۡتَ لَيَحۡبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ﴾(الزمر:65) (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر تجھ سے بھی شرک ہو جائے اگر تو بھی شرک کرے تو میں تیرے سارے کے سارے عمل اکارت کردوں)۔ اس کا کیا مفہوم ہے کیا مطلب ہے؟ کہ شرک اللہ تعالیٰ کو بالکل پسند نہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو بھی شرک کرے گا اسے اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کریں گے اس کے سارے کے سارے عمل اکارت ہوں گے اور اس کے یہ عمل جتنے بھی اس نے کیے ہیں اچھے سے اچھے اور نیک عمل جتنے بھی کیے ہیں قیامت میں اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا، اسے کہتے ہیں صیغ العموم۔ صیغ العموم میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ شرک کون کر رہا ہے اور یہ نہیں دیکھا جاتا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسے شریک ٹھہرایا جارہا ہے۔

7۔ یہ عقیدہ اچھی طرح پختہ کرلیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی بھی خالق نہیں ہے، کوئی بھی رزق دینے والا نہیں ہے، کوئی بھی تدبیر کرنے والا نہیں ہے۔ کیوں کہ جو یہاں پر صیغہ ہے ﴿مَنۡ يَّرۡزُقُكُمۡ﴾ استفہام بھی ہے، انکاری بھی ہے اور چیلنج بھی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے، کوئی ہے جو تمہیں رزق دے سکتا ہے آسمان سے اور زمین سے میرے علاوہ؟ کوئی ذات ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ جو یہ کام کر سکتی ہے؟ نہیں کر سکتی۔

تو یہ اچھی طرح ہر مومن کا ہر مسلمان کا، ہر وہ مسلمان جو قرآن مجید پڑھتا ہے اس کا یہ پختہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی رزق نہیں دے گا، کوئی بھی پیدا نہیں کر سکتا اور کوئی تدبیر نہیں کر سکتا۔ یعنی اگر اولاد مانگنی ہے صرف اللہ تعالیٰ سے، رزق مانگنا ہے صرف اللہ تعالیٰ سے، کوئی مصیبت آن پڑی ہے تو صرف اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے ہمیں نجات عطا فرما۔

8۔ جس نے بھی ان چیزوں میں سے جو میں نے ابھی بیان کی ہیں کہ پیدا کرنا، رزق عطا کرنا، تدبیر کرنا، کسی اور کے لیے ثابت کیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور ذات کے لیے یعنی اللہ تعالیٰ کو بھی وہ مانتا ہے کہ وہ خالق ہے لیکن کسی اور کے لیے بھی یہ عقیدہ رکھا کہ کوئی اور ذات بھی مجھے اولاد عطا کر سکتی ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تو یہ شرک اکبر ہے دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

9۔ یہ ابھی میں نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء اور رسل علیہم الصلوۃ والسلام کیوں بھیجے اور اپنی کتابیں کیوں نازل کیں؟ اس لیے نہیں کہ لوگوں کو یہ جا کر تعلیم دو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا خالق ہے، رازق ہے، مالک ہے، نہیں بلکہ اس لیے کہ لوگوں کو یہ تعلیم دو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی ذات کو عبادت میں شریک نہیں کرنا، یہ وجہ تھی۔

10۔ شرک کا مقصد صرف یہ نہیں کہ کوئی ذات اللہ تعالیٰ کے ساتھ پیدا بھی کر سکتی ہے یا رزق بھی دے سکتی ہے یا تدبیر بھی کر سکتی ہے شرک کا صرف یہ معنیٰ نہیں بلکہ یہ شرک کا ایک حصہ ہے جسے کہتے ہیں شرک فی الربوبیۃ۔ پورا شرک یہ نہیں بلکہ شرک اسے بھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ عبادت میں یا کوئی بھی عبادت غیر اللہ کے لیے صرف کرنا۔

11۔ سب سے پہلا واجب اور فرض مکلف پر کیا ہے؟ سب سے پہلا واجب مکلف پر یہ ہے "تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے"۔ اس کی دلیل کیا ہے؟ کوئی دلیل چاہیے ناں قرآن سے یا حدیث سے۔ صحیح بخاری، مسلم کی روایت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا کیا حکم دے کر بھیجا؟ "فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ" اور دوسری روایت میں "إِلَى أَنْ يُوَحِّدُوا اللّٰهَ" یمن کی طرف بھیجا اور یہ فرما کر بھیجا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ (تم جا رہے ہو ایک ایسی قوم کی طرف جو اہل کتاب ہیں ان کے پاس علم ہے پہلے سے وہ یہ جانتے ہیں کہ ان کا ربّ موجود ہے)۔ کہ اللہ تعالیٰ ربّ ہے وہ جانتے ہیں اہل کتاب کا لفظ اس لیے استعمال کیا حدیث میں ورنہ اہل کتاب کیوں کہتے! اہل کتاب کیا مطلب یہ ہے وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ موجود بھی ہے اللہ تعالیٰ ان کا ربّ بھی ہے، پیدا بھی اللہ تعالیٰ نے کیا، رزق بھی اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے تدبیر بھی اللہ تعالیٰ کرتا ہے لیکن سب سے پہلے ان کو جو دعوت دینا ہے "شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ" کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اگر یہ مان لیں تو پھر ان کو یہ کہنا کہ تم پر پانچ نمازیں بھی فرض ہیں، اگر یہ نہ مانیں تو پھر یہی دعوت دینا جب تک وہ مانتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس وقت تک یہی دعوت دیتے رہنا نماز روزے کا نہ کہنا جب تک وہ یہ نہیں اچھی طرح یقین کر لیں جب وہ یقین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں پھر ان کو کہنا پانچ نمازیں بھی فرض ہیں اور پھر بعد میں زکوۃ کی دعوت دینا۔

12۔ جس نے بھی اللہ تعالیٰ کی توحید ربوبیت میں کی اور اسے یقین تھا اور اسی پر اس کا پختہ ایمان تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی پیدا کرنے والا نہیں، رزق دینے والا نہیں، تدبیر کرنے والا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی توحید الوہیت میں عبادت میں نہیں کی تو متقی تو دور کی بات ہے وہ دائرۂ اسلام میں داخل ہی نہیں ہوا۔

یہ بارہ فوائد ہیں اس آیت کریمہ سے اور پہلے قاعدے سے انہیں اچھی طرح سمجھ لیں۔ بارہ نمبر؟ بارہ نمبر یہ ہے کہ جس نے بھی اللہ تعالیٰ کی توحید ربوبیت میں کی وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم متقی پرہیز گار ہیں۔ متقی پرہیز گار تو دور کی بات ہے وہ دائرۂ اسلام میں داخل ہی نہیں ہوئے کیونکہ دائرۂ اسلام میں وہ داخل ہوتا ہے جو زبان سے تو لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کہے اور دل سے اس کا یقین اور اقرار پختہ ہو کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اگر عبادت کے لائق ذات کوئی موجود ہے اس پوری کائنات میں وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، جتنی بھی عبادات موجود ہیں وہ ساری کی ساری صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔

میں نے یہ بات کیوں کہی ہے؟ کیونکہ کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ توحید ربوبیت پر ایمان لانا ہی کافی ہے لوگوں کو کیوں پریشان کرتے ہو؟! کلمہ پڑھنے والے بے چارے مسلمان ہیں کلمہ تو پڑھ لیا ہے کیوں ان کو کہتے ہو یہ مشرک ہیں؟ کیوں کہتے ہو کہ تم دائرۂ اسلام سے خارج ہو؟

بھئی جو کلمہ پڑھا ہے اس مسلمان نے وہ یہ کہتا ہے کے کلمہ کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی پیدا کرنے والا نہیں، کوئی رزق دینے والا نہیں، کوئی تدبیر کرنے والا نہیں، یہی الفاظ تو اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں بیان کر رہے ہیں کہ ابو جہل ابو لہب کے الفاظ تھے یہی عقیدہ ابو جہل ابو لہب کا تھا کیا وہ دائرۂ اسلام میں داخل ہوا؟ ہر گز نہیں، اللہ تعالیٰ خود یہی فرما رہے ہیں اور اگلا قاعدہ اس کی مزید وضاحت فرمائے گا۔ اگلے قاعدے میں اس کی مزید وضاحت اس میں آئے گی کہ کس طریقے سے وہ لوگ گمراہ ہوئے۔ جب اللہ تعالیٰ کو بھی جانتے ہیں کہ خالق، مالک، رازق ہے غلطی کہاں پر ہوئی؟ ایک اہم غلط فہمی ہے اس قاعدے کے بارے میں پہلے میں بات بیان کروں ٹائم ملا تو پھر دوسرا قاعدہ شروع کرتے ہیں۔

جو مخالفین ہیں ہمیشہ وہ یہ کہتے ہیں کہ دیکھیں جتنی بھی آیات ہیں قواعد الاربعۃ میں، میں نے پہلے بات بیان کی ہے کہ شیخ صاحب رحمہ اللہ نے ان قواعد الاربعۃ میں صرف اور صرف قرآن مجید کی آیات کا ذکر کیا ایک حدیث بھی نہیں ہے وجہ کیا تھی؟ کیونکہ یہ بنیادی بات ہے توحید اور شرک کی بنیادی بات ہے تاکہ مخالف یہ نہ کہیں بھئی حدیث ضعیف بھی تو ہو سکتی ہے، غیر صریح بھی تو ہو سکتی ہے اس کی دلالت یوں تو ہو سکتی ہے۔ نہیں، دروازہ ہی بند کر دیے شیخ صاحب رحمہ اللہ نے صرف قرآن مجید کی آیات ہیں

بس۔ تو مخالفین یہ کہتے ہیں دیکھیں جتنی بھی یہ آیات موجود ہیں یہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی مشرکوں کے لیے اور تم لوگ ان کو چپکا دیتے ہو زبردستی مسلمانوں پر یہ کہاں کا انصاف ہے؟

کیا خیال ہے اس کا جواب دینا چاہیے کہ نہیں؟ اور یہ سب سے اہم جو غلط فہمی ہے اور شبہ ہے مخالفین کا سب سے اہم یہی ہے اس کے جواب میں چار وجوہات ہے، ایک نہیں چار اور ساتھیوں سے گزارش ہے کہ جیسے آپ کو اپنے نام یاد ہیں یہ یاد کر لیں مشکل نہیں ہے بہت آسان ہے۔

1۔ میں ابھی ان فوائد میں بیان کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جب بھی شرک کا ذکر کیا قرآن مجید میں صیغ العموم سے ذکر کیا یہ کہیں بھی نہیں ہے کہ یہ شرک کے الفاظ جو ہیں یہ صرف ان مشرکوں کے لیے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور کے ہیں یا جو یہ بت پرست ہیں۔ ہر گز نہیں اور یہ حکمت ہے اللہ تعالیٰ کی تاکہ بعد میں آنے والے لوگ یہ کبھی نہ کہیں کہ یہ شرک تو ان کے لیے تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے مشرکین تھے آج کے دور میں تو کوئی شرک ہمیں نظر نہیں آتا، بت پرستی نظر نہیں آتی ہمیں۔ ہر گز نہیں، صیغ العموم میں آپ پورا قرآن مجید دیکھ لیں جہاں پر بھی شرک کا ذکر آئے گا تو اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے صیغ العموم کے ساتھ ذکر کریں گے۔ چند تھوڑی سی ایسی جگہوں پر جہاں پر خاص ذکر آئے گا کسی نبی کی قوم کا قصہ آیا تو وہاں پر اس قوم کا لفظ آجاتا ہے جیسے سیدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کا قصہ آیا ﴿وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ﴾ (ابراہیم:35)۔ یہاں پر ﴿الْاَصْنَامَ﴾ کا لفظ آگیا خاص بتوں کی عبادت لیکن اس کے علاوہ آپ دیکھیں جو خاص قصہ نہ ہو اور جب عموم، عام طور پر شرک کی بات آتی ہے تو اس میں سب کے سب مشرک داخل ہوتے ہیں اور ہر وہ چیز داخل ہوتی ہے جسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کیا گیا ہے۔

تو پہلا جواب کیا ہے؟ کہ قرآن مجید میں شرک کا لفظ جب بھی آیا ہے صیغ العموم کے ساتھ آیا ہے یعنی سارے کے سارے مشرک ہیں جو بھی االلہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ جس ذات کو بھی شریک کرے اور اس ذات کو جس نے بھی شریک بنایا وہ مشرک ہے۔ تو اس طریقے سے سب سے پہلا قاعدہ ہے کہ صیغ العموم میں شرک کا ذکر ہوا۔

2۔ دوسری بات یہ ہے اگر آپ یہ نہیں مانتے کہتے ہیں نہیں ہم اس کو نہیں مانتے تو ٹھیک ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ بتائیں قرآن مجید میں ہی جس میں اللہ تعالیٰ نے شرک کا ذکر کیا اسی قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کا ذکر بھی کیا، نماز کا ذکر بھی کیا، توحید کا ذکر بھی کیا، روزے کا بھی، حج کا بھی، سارے احکام اسی قرآن مجید میں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے حکم دیا توحید کا اور ان احکام اور عبادات کا۔ کسے؟ مومنوں کو۔ اس زمانے میں مومن کون تھے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے اور کوئی بھی نہیں تھا۔ تو اگر آپ

یہ سمجھتے ہو کہ یہ آیتیں صرف ان کے لیے خاص ہیں تو پھر آپ یہ بھی سمجھو جو ایمان کی اور نماز کی آیتیں ہیں وہ بھی صرف صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے خاص ہیں۔ ٹھیک ہے کہ نہیں؟

﴿وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ﴾ (البقرۃ:43)۔اب ﴿وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ﴾ اس زمانے میں صحابہ رضی اللہ عنہم تھے آج آپ لوگ نماز کیوں پڑھتے ہو آپ کو کس نے حکم دیا ہے؟ اگر یہ تم نہیں سمجھ سکتے کہ نہیں یہ آیتیں تاقیامت ہر مومن کے لیے ہیں تو وہ بھی آیتیں تا قیامت ہر مشرک کے لیے ہیں۔

3۔ جو مشرکین تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں کیا وہ صرف بت پرستی کرتے تھے یا بت پرستی کے ساتھ ساتھ یا بت پرستی کے علاوہ کچھ اور قسم کا شرک بھی کرتے تھے؟ آیئے دیکھتے ہیں۔

مشرکین عرب نے حبل کو اپنا خدا بنا لیا اپنا ربّ بنایا ہوا تھا اپنا معبود بنایا ہوا تھا حبل کو، اللات کو، العزی کو، مناۃ کو، یغوث کو، یعوق کو، نسر کو، گنتے جاؤ اور یہ سب سارے کے سارے بت تھے کوئی شک نہیں ہے۔

یہودیوں نے سیدنا عزیر علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنا معبود بنایا، اللہ کا بیٹا بنایا پھر معبود بنایا۔ کیا سیدنا عزیر علیہ الصلوۃ والسلام بھی بت ہیں؟ ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی ہیں۔

نصاریٰ نے عیسائیوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو ربّ بنایا اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی عبادت کی کیا یہ بھی بت تھے نعوذ باللہ؟ ہرگز نہیں یہ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔

اسی زمانے میں لوگوں نے جنوں کی عبادت کی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے جب اللہ تعالیٰ فرشتوں سے سوال کریں گے کہ لوگوں نے تمہاری عبادت کی ہے؟ فرشتے انکار کریں گے کہیں گے ﴿بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ﴾ (سبا:41) (کہ اللہ تعالیٰ یہ تو جن کی عبادت کرتے تھے ہم ان سے بری ہیں ان کا ایمان جنوں پر تھا جنوں کی عبادت کرتے رہے ہماری عبادت انہوں نے نہیں کی)۔

اور جنوں کے ساتھ ساتھ وہ فرشتوں کی بھی عبادت کرتے تھے جیسے قرآن مجید میں آیا ہے کہ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں بھی ایک گروہ مانتا تھا اور دوسرا گروہ فرشتوں کی عبادت بھی کرتا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اولیاء اور صالحین کو بھی معبود بنایا۔ تو یہ بات کہ شرک صرف بت کی عبادت ہے یہ تو بالکل بے بنیاد بات ہے۔ اس زمانے میں مشرکین سارے کے سارے تھے، بت کا پجاری بھی مشرک، نبی کا پجاری بھی مشرک، ولی کا پجاری بھی مشرک۔

اگر اس زمانے میں نبی کا پجاری مشرک ہو سکتا ہے تو آج کے زمانے میں کیوں نہیں ہو سکتا؟

اگر اس زمانے میں ولی کا پجاری مشرک ہو سکتا ہے تو آج کے زمانے میں کیوں نہیں ہو سکتا؟

4۔ چوتھی وجہ یا چوتھا جواب، ان ساروں کے خلاف جن نے بت پرستی کی یا نبی کی عبادت کی یا ولی کی عبادت کی یا چاند اور سورج کی عبادت کی ان سب کے خلاف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برابر کی جنگ کی ہے۔ کسی کو یہ نہیں کہا کہ بت کی عبادت کرتے ہو تم لوگ تمہارے خلاف تو جنگ ہے لیکن یہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام میرے بھائی ہیں نبی ہیں ان کی عبادت کی آپ کی معافی ہے۔ کہیں دیکھا ہے آپ نے؟ غزوۂ موتہ کس کے خلاف تھا؟ غزوۃ تبوک میں کس کے خلاف نکلے؟ نصاریٰ کے خلاف تھا۔ غزوۂ بنی قریظہ کس کے خلاف تھا؟ یہودیوں کے خلاف تھا۔ جنگ بدر، جنگ احد کس کے خلاف تھی؟ بت پرستوں کے خلاف تھی۔ تو سب کے خلاف برابر کی جنگ کی۔ میرا خیال ہے یہ جواب کافی ہے اس کو یاد کر لیں تو آگے ان شاءاللہ ان کا سوال نہیں اٹھے گا۔ آج کے درس میں اتنا کافی ہے اگر اس کے بارے میں کوئی سوال ہے تو آپ پوچھ سکتے ہیں۔

سوال: انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی بعثت کا مقصد ہی توحید الوہیت ہے؟

جواب: بالکل اس میں کوئی شک نہیں ہے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے صرف اور صرف اس لیے بھیجا ہے کہ لوگوں کو توحید العبادۃ کا مفہوم سمجھائیں۔ دیکھیں رسول اور نبی میں جیسے فرق بیان ہوتا ہے سب سے پہلا رسول کون ہے؟ سیدنا نوح علیہ الصلوۃ والسلام۔ سیدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام رسول کیوں نہیں ہیں؟ سیدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے لے کر سیدنا نوح علیہ الصلوۃ والسلام تک کوئی شرک نہیں تھا اور کوئی رسول کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ لوگ فطرت پر تھے توحید پر تھے، ہاں برائیاں تھیں۔ کیا برائیاں تھیں؟ سب سے پہلی برائی کون سی تھی؟ قتل کی۔ پھر گانے بجانے کی، تکبر کی، آہستہ آہستہ یہ بگاڑ آتا گیا لیکن شرک نہیں تھا۔ سیدنا نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی قوم میں سب سے پہلے شرک ہوا۔ اس کی دلیل صحیح بخاری میں ہے تفسیر سورۃ نوح آیت نمبر 23 میں۔ سورۃ نوح کی آیت نمبر 23 کی تفسیر میں صحیح بخاری، مسلم میں اور تفسیر ابن کثیر میں بھی۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ جو پانچ بت تھے سیدنا نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی قوم میں حقیقتاً یہ اللہ تعالیٰ کے نیک اور اچھے اور صالح لوگ اور بزرگ تھے اولیاء تھے اور اتنے نیک اور پرہیزگار لوگ تھے کہ جب اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول فرماتا۔

اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ ایک ہی وقت میں سارے کے سارے مر گئے۔ شیطان نے وسوسہ کیا جو خون میں دوڑتا ہے جو دل میں وسوسہ کرتا ہے۔ (اور یہ طاقت شیطان کو کس نے دی ہے؟ اس ربّ ذوالجلال نے دی ہے سبحانہ وتعالیٰ نے، بھئی جنت میں جانا چاہتے ہو تو آسان نہیں ہے۔ جنت میں جانا چاہتے ہو تو صبر، تقویٰ اور علم حاصل کرنا پڑے گا ان چیزوں کے لیے)۔

جب سب ایک ہی وقت میں مر گئے اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی تو شیطان نے وسوسہ کیا کہ تم لوگ ایسا کرو یہ تو بے چارے مر گئے ہیں ان کی یاد میں ان کی قبروں پر جا کر پتھر نصب کر لو پتھر رکھ لو صرف ان کی یاد کے لیے۔ قبریں مٹ جاتی ہیں پتھر رکھنے سے آپ کو یاد آئے گا کہ فلاں بزرگ یہاں پر ہے فلاں وہاں پر ہے، لوگوں نے کہا بڑی سوچ ہے۔

یہ خطرات جو انسان کے ذہن میں آتے ہیں ناں الٹے سیدھے یہ شیطان کے وسوسے ہوتے ہیں یار کھنا۔ ابھی نماز کے لیے اٹھنا ہے ابھی ٹائم ہے ابھی وقت ہے تھوڑا سا، بس تھوڑا سا ایسے ہی سر میں درد ہے رات کو صلاۃ اللیل پڑھتا رہا ہوں بس تھوڑا سا ابھی بس پانچ منٹ سو جاتا ہوں۔ تھوڑا سا اٹھا'' یار ابھی آذان نہیں ہوئی ''تھوڑا سا اٹھا'' اچھا ابھی آذان ہوئی ہے اقامت تو نہیں ہوئی''۔ یہ جو خطرات آتے ہیں ناں یہ وسوسے ہیں شیطان کے اس کو توڑنے کے لیے عزیمت کی ضرورت ہے اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ بس ختم، چاہے نیند پوری ہوتی ہے یا نہیں ہوتی، چاہے ڈیوٹی پر آپ جاتے ہو یا نہیں جاتے ہو شیطان کا منہ بند کرنے کے لیے اسی وقت اٹھو وضو کر کے اللہ کے گھر کی طرف چلے جاؤ۔

شیطان نے وسوسہ کیا وہ اس وسوسے میں بے چارے قابو آ گئے اور انہوں نے اس قبر پر جہاں پر قبریں تھیں پانچ پتھر نصب کر دیئے۔ اب وقت گزرتا گیا وہ قبر سے نہ مانگتے وہ پتھر سے نہ مانگتے مانگتے اللہ تعالیٰ سے تھے ابھی توحید موجود تھی ابھی شرک نہیں ہوا لیکن قبروں کی مجاوری زیادہ ہو گئی قبروں کی مجاری کا پہلا اسٹپ تھا یہ، ورنہ قبروں کی طرف کون جاتا تھا مردے کو دفن کر دیا بات ختم ہو گئی۔ تو جب پتھر وہاں پر رکھے گئے ان کو یاد کرنے کے لیے جانا تو پڑتا تھا اب جاتے اب قبروں کی طرف ڈھیر ہو گیا لوگوں کا، رش ہو گیا لوگوں کا۔

پھر شیطان نے کچھ عرصے بعد وسوسہ کیا بھئی کب تک قبرستان آتے رہو گے پتھروں کو اٹھاؤ اور عبادت گاہ میں رکھ دو۔ جب تم عبادت کرتے ہو تو اس وقت تمہیں خشوع و خضوع کی ضرورت ہوتی ہے جب یہ پتھر تمہارے سامنے رکھے ہوں گے تو وہ بزرگ یاد آئیں گے تو اور اللہ تعالیٰ کی تمہیں نزدیکی حاصل ہو گی۔ (مانگنا صرف اللہ تعالیٰ سے ہے یہ یاد رکھیں ابھی تک شرک نہیں ہوا) پتھروں کو اٹھایا، عقل کی بات ہے بھئی کون کب تک جائے گا قبرستان کی طرف اٹھائیں پتھر کو اور رکھیں وہاں پر، رکھ دیا اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔

بھئی اب یہاں پر تو رکھ دیا لیکن ان کی شکلیں بھول جائیں گی آپ کو! بزرگ کیسے تھے، کیسی شکلیں تھیں، کیسی آنکھ کیسی داڑھی تھی اب ان کو تراشو جب تک ان کو تراشو گے نہیں شکلیں بھول جائیں گی آپ کو بزرگوں کی بھئی تصویریں بھی تو ہونی چاہیئں ناں۔

اور یہ سب سے پہلی لعنت ہے تصویر کی دیکھیں یہاں سے شروع ہوئی ہے اس لیے میں نے جو احادیث میں دیکھا ہے جو سب سے زیادہ گناہ ہے اور شدید عذاب مصورین کو ہوتا ہے۔ وجہ کیا ہے ؟ دیکھیں یہاں سے شروع ہو رہا ہے۔ ہر چیز کی تاریخ ہے یہ تاریخ ہے شرک کی ، قبر پرستی کی ، قبر کی مجاوری کی ، تصویروں کی یہ تاریخ ہے یاد رکھیں اس سے پہلے یہ چیزیں موجود نہیں تھیں۔

تو تراشا گیا جب تراشا گیا اب بت کہاں رکھا ہوا ہے ؟ عبادت گاہ میں رکھا ہوا ہے بت قبرستان میں نہیں ، روڈ پر نہیں ، گلی میں نہیں ، نہیں عبادت گاہ میں۔ پھر اسی اثر کے الفاظ دیکھیں (جب علم جاتا رہا لوگوں نے ان بتوں کی عبادت کرنا شروع کر دی)۔ "لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ" جب تک یہ علم تھا علم ایک دیوار ہے یاد رکھیں۔ جو بزرگ تھے وہ جانتے تھے کہ ہم نے پتھر کیوں رکھے ہیں ، وہ یہ جانتے تھے ان کو یہ علم تھا کہ یہ عبادت کے لائق نہیں ہیں عبادت کے لائق صرف اللہ تعالی کی ذات ہے لیکن جب علم جاتا رہا ان کی اولاد یا اولاد کی اولاد آئی۔ شیطان تو وہی جو خون میں دوڑتا ہے وہی وسوسے ہیں بھئی تمہارے باپ دادوں نے یہ پتھر یہاں پر رکھے کیوں ہیں ؟ یہ بت کیوں رکھے ہوئے ہیں تمہاری عبادت گاہ میں ؟ یہ کوئی ڈیکوریشن پیس نہیں ہیں ان کے لیے عبادت صرف کرو یہ تمہارے معبود ہیں۔ وہاں سے دعا اور پکار جو اللہ تعالی کے لیے تھی وہ ان بتوں کے لیے ہو گئی ، جو قربانی نذر و نیاز اللہ تعالی کے لیے تھی وہ ان بتوں کے لیے ہو گئی۔

اور شرک دیکھیں کہاں سے شروع ہوا ؟ قبر کی بدعت سے۔ قبر کی مجاوری کی بدعت سے شروع ہوا اور شرک اکبر پر آ کر ختم ہوا ۔ یہ جو میں نے بات بیان کی ہے صحیح بخاری میں آپ دیکھ لیں کتاب التفسیر سورۃ نوح ، آیت نمبر 23۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول آپ کو وہاں پر مل جائے گا۔

آج اگر ہم امت پر تھوڑا دیکھیں امت پر نظر ڈالیں تھوڑی سی قبر کی مجاوری ہے کہ نہیں ؟ قبر کی مجاوری کے ساتھ ساتھ قبر پرستی ہے کہ نہیں ؟ فرق صرف اتنا ہے کہ بت نہیں بنائے گئے ، تراشا نہیں گیا اور اس بت کو اٹھا کر وہ عبادت گاہ میں لے کر گئے آج یہ نہیں ہوا آج اس قبر کے اوپر مسجد بنا دی گئی ہے یعنی عبادت گاہ کو اٹھا کر وہاں پر لے کر آئے ہیں۔ إنا لله و إنا إليه راجعون۔

تو یہ سب سے پہلا قاعدہ تھا اور اس درس کی جو سب سے اہم غلطی فہمی ہے وہ بیان کی ہے اور شرک کی ابتداء کیسے اور کہاں ہوئی ہے اور کہاں پر انتہا ہے یہ ہم نے دیکھ لیا۔ اگلے درس میں ان شاء اللہ دوسرا قاعدہ شروع کریں گے اگر کوئی سوال ہے تو کر لیں۔

سوال: صیغ العموم کیا ہے یا کسے کہتے ہے ؟

جواب: صیغ العموم عربی زبان میں چند ایسے الفاظ ہیں ورڈز ہیں۔ صیغہ ، صیغہ کہتے ہیں عربی زبان صیغے کا مطلب ہے جو آپ بات کر رہے ہیں اس کا کوئی نہ کوئی ایک مفہوم ہوتا ہے اس مفہوم کو آپ کیا کہتے ہیں ؟ یعنی ہر بات کا جو آپ کر رہے ہیں اس کا کوئی نہ

کوئی ایک مفہوم ہوتا ہے آپ کچھ سمجھانا چاہتے ہیں اس کی عربی زبان میں ایک خاص ٹرم ہے ٹرمنولوجی ہے ہر چیز کے لیے تو اس خاص ٹرم کو جس میں آپ جرنل بات بیان کرنا چاہتے ہیں اسے صیغ العموم کہتے ہیں۔

عربی زبان میں صیغ العموم کے سات صیغے ہیں، استفہام، اسم الاستفہام جو اس آیت میں ہے وہ ایک ہے، اسم موصول بھی ہے اور اس میں جیسے لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ "لَا إِلَٰهَ" نكره في سياق النفي، اگر نفی ہو اس کے بعد نکرہ ہو تو یہ عام ہے اب "لَا إِلَٰهَ" (کوئی بھی الٰہ نہیں) عام ہے کوئی بھی الٰہ نہیں ہے۔ نكره في سياق النهي ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا﴾ (النساء:36)۔﴿لَا﴾ ناهيه ہے﴿تُشْرِكُوا﴾ فعل ہے۔ اگر "لَا" فعل مضارع کے بعد آجائے تو یہ "لَا" ناهيه کہی جاتی ہے اور یہ صیغ العموم میں ہے یعنی کبھی بھی شرک نہ کرنا کسی صورت میں یہ سب کے لیے اعلان ہے۔

تو یہ جو صیغے ہیں انہیں کہتے ہیں صیغ العموم یعنی عام جرنل سب کے لیے، اس میں سب شامل ہیں۔ اور اس کا الٹ ہے خاص کہ خاص کسی چیز کے لیے۔ آگے ان شاءاللہ مثالوں کے ساتھ اور بھی بات آسان ہو گی۔

"سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ"

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظ اللہ) کے آڈیو درس (02. چار بنیادی قاعدے) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio